احمدیت کی کامیابی پر یقین رکھو

اور

محبت و اخلاق سے دلوں کو فتح کرو

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

احمدیت کی کامیابی پر یقین رکھو اور محبت و اخلاق سے دلوں کو فتح کرو

(فرمودہ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۱ء بمقام مسجد اقصیٰ قادیان بر موقع تبلیغی کانفرنس انصار اللہ)[1]

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

رسول کریم ﷺ سے کسی نے دریافت کیا تھا کہ اچھی عبادت کون سی ہے۔ آپ نے فرمایا جس پر مداومت اختیار کی جائے۔[2] اور اصل بات بھی یہی ہے کہ بہتر نیکی وہی ہے جسے انسان نبھا سکے۔ تبلیغ کا کام ایسا ہی ہے جیسے دریا کا پانی گر گر کر پتھروں کے کونوں کو رگڑ رگڑ کر گھسا دیتا ہے اور ظاہر ہے یہ کام ایک دو دن کا نہیں بلکہ سالہا سال کا ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مومن دل' پتھر بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہوتے ہیں اور جب پتھروں کو ٹھیک کرنے کیلئے سالہا سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے تو دلوں کیلئے ظاہر ہے کس قدر لمبے عرصہ کی ضرورت ہوگی۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ جب ہم نے تبلیغ کر دی تو کیا وجہ ہے کہ سچی بات کو دوسرا قبول نہ کرے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ حق کی مخالفت سوائے شاذ و نادر لوگوں کے کوئی نہیں کیا کرتا۔ مخالفت لوگ اسی لئے کرتے ہیں کہ اسے غیر حق یقین کرتے ہیں۔ بے شک حق کی مثال آفتاب کی ہے لیکن جسے وہ نظر ہی نہ آئے اسے مار کر نہیں دکھایا جا سکتا بلکہ ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ اس کی آنکھوں کا ایک لمبے عرصہ تک علاج کیا جائے۔

بعض دوست اس وجہ سے مایوس ہو جاتے ہیں کہ ہماری بات کوئی سنتا نہیں لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جب خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح کو بھیجا اور اس سے وعدہ کیا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"[3] تو یہ ضرور ہو کر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کہ اسے

سب لوگ مان لیں گے پھر کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ آپ پر ایمان لانے کا دعویٰ رکھنے والا ایک شخص اگر یہ کہے کہ لوگ مانتے نہیں اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کی تکذیب کرے۔ اللہ تعالیٰ تو یہاں تک فرماتا ہے کہ ساری دنیا مان لے گی اور نہ ماننے والے چوہڑے چماروں کی طرح رہ جائیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ سچا ہے اور یقیناً سچا ہے تو اس وقت لوگوں کا نہ ماننا ایک عارضی بیماری ہے اور دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں جو اپنے بیمار بچہ یا بیمار عزیز کا علاج اس لئے چھوڑ دے کہ اسے جلد آرام نہیں آتا۔ لوگ علاج کرتے جاتے ہیں حتّٰی کہ یا موت واقعہ ہو جاتی ہے اور یا صحت۔ اور جب جسمانی امراض میں یہ طریق اختیار کیا جاتا ہے کہ مشیّت الٰہی کا انتظار کیا جاتا ہے تو کیا وجہ ہے مایوس ہو کر روحانی امراض کے علاج میں سُستی یا کوتاہی کی جائے۔ چاہئے کہ جب تک موت واقعہ نہ ہو جائے اس وقت تک کوشش ترک نہ کی جائے۔

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تبلیغ نہایت اہم کام ہے اور اِس وقت کا جہاد ہے۔ تم میں سے کتنے ہیں جو خواہش کرتے ہیں کہ کاش ہمیں جہاد کا موقع نصیب ہوتا اور کتنے ہیں جو مخالفوں کی کامیابی سن کر پیچ و تاب کھاتے ہیں کہ کاش ہمیں اجازت ہوتی اور ہم بھی مقابلہ کرتے۔ میں ایسے دوستوں کو بتاتا ہوں کہ اِس زمانہ کا جہاد یہی ہے۔ ہم مارنے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے بلکہ مار کھانے کیلئے پیدا کئے گئے ہیں اور جب تک استقلال نہیں دکھائیں گے کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور جو اپنے اندر استقلال پیدا کر لیں گے تو خدا تعالیٰ ان کیلئے غیر معمولی نصرت کی راہیں کھول دے گا اور پتھر سے بھی سخت دل موم سے بھی زیادہ نرم ہو جائیں گے۔

احمدیت کی ترقی کے متعلق اللہ تعالیٰ کے کلام پر اتنا تو ایمان رکھو کہ سال دو سال ہی اس پر عمل کر کے دیکھ لو۔ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ سے محبت ہوتی ہے' وہ تو اس کے کلام اور اس کے نام پر اپنے آپ کی بھی تکذیب کر لیتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کسی کو چوری کرتے دیکھا اور اس سے دریافت کیا۔ لیکن اس نے کہا! خدا کی قسم ہے میں نے چوری نہیں کی۔ اس پر آپ نے کہا کہ تُو سچا ہے' میری آنکھوں نے غلطی کی ہو گی۔ یہ صرف خدا کا نام درمیان میں آ جانے کی وجہ سے کہا۔ چہ جائیکہ اس کا کلام موجود ہو اور اس پر یقین نہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح کیلئے مبعوث کیا ہے اور آپ کی کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے اس لئے یہ خیال کہ لوگ نہیں مانیں گے' بالکل غلط ہے۔ لوگ

مانیں گے اور ضرور مانیں گے۔ شیطان کی رکاوٹیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ وہ کچلا اور پیس ڈالا جائے گا۔ جو لوگ مایوس ہو جاتے ہیں وہ شیطان کے ساتھی ہیں۔ پس استقلال کے ساتھ متواتر تبلیغ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی نصرت نازل ہو گی اور چند سالوں بلکہ چند مہینوں میں ترقی کے نمایاں آثار نظر آنے لگیں گے۔

مبلّغ کیلئے ایمان اور اخلاص بیشک ضروری ہیں مگر علم سے بھی اسے مدد لینی چاہئے۔ ہفتہ میں دو تین دن ایسے مخصوص کر لئے جائیں کہ اہل علم لوگ دوسرے احمدیوں کو علمی مسائل سکھائیں۔ مختلف دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف کتب لے لیں۔ مختلف حوالے وفات مسیح، ختمِ نبوت، خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے کیا سامان کرتا ہے وغیرہ کے متعلق جمع کر کے دوسروں کو نوٹ کرا دیں۔ اسی طرح احادیث وغیرہ کے حوالے جمع کر کے مجلس میں سنا دیں اور خود بخود مطالعہ سے جتنی علمی ترقی سال بھر ہو سکتی ہے، اس طرح وہ دو ہفتوں میں ہو جائے گی۔ اگر ایک اکیلا آدمی سال بھر میں سَو کتابیں پڑھ سکتا ہے تو اس طرح دو ہفتہ میں وہ سب پڑھی جا سکیں گی اور مجلس میں خلاصہ بیان کر کے ایک دو ہفتہ میں ہی اتنا علم حاصل کیا جا سکتا ہے جتنا سال بھر میں۔ اس کے علاوہ جب کوئی شخص تبلیغ کیلئے جائے تو چاہئے اس کے دل میں رقت ہو، کیونکہ دل محبت سے نرم ہوتے ہیں۔ اپنے دلوں میں محبت پیدا کرو۔ جو انسان خالی فلسفہ اور دلیل سے کام لیتا ہے وہ ناکام رہتا ہے۔ دنیا محبت اور اخلاص سے جیتی جاتی ہے۔ پس جن لوگوں میں تبلیغ کیلئے جاؤ ان کے متعلق دل میں یہ محسوس کرو کہ یہ ہمارے بچے یا بھائی ہیں اور مُہلک مرض میں مبتلاء کسی عزیز کے خطرناک طور پر مریض ہونے کے وقت جو رقّت دل میں ہوتی ہے، چاہئے کہ وہی درد ان کے لئے بھی ہو تب فائدہ ہو سکتا ہے، ورنہ خالی دلیلیں کچھ نہیں کر سکتیں۔

اگر دوست ان باتوں کو مدنظر رکھ کر تبلیغ کریں تو ایسی ترقی ہو سکتی ہے کہ آئندہ سال انصاراللہ کی یہ چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں نہیں بلکہ بڑے بڑے جھنڈے ہوں گے۔ بڑی جماعت ہو گی اور جلسہ اس چھوٹی جگہ میں نہیں بلکہ وسیع جگہ میں منعقد ہو گا۔

اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ (الفضل ۳۔ جنوری ۱۹۳۲ء)

---

[1] ۲۹۔ دسمبر ۱۹۳۱ء قبل دوپہر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مسجد اقصیٰ میں ایک تبلیغی کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں مختلف جماعتوں کے انصار اللہ جو سالانہ جلسہ کے

موقع پر جمع تھے خصوصیت سے شامل ہوئے۔ ہر جماعت کے انصار اللہ کو ان کی جماعت کے نام کا جھنڈا دیا گیا اور اپنے اپنے جھنڈے کے پاس بٹھائے گئے۔ کئی دن کی بے حد مصروفیت کی وجہ سے نقاہت اور کثرتِ اشغال کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی اس اجتماع کی اہمیت کی وجہ سے تشریف لائے اور وقت کی تنگی کو مدنظر رکھتے ہوئے چند منٹ تقریر فرمائی۔

۲؎ **بخاری کتاب الرقاق باب القصد والمداومة علی العمل**

۳؎ تذکرہ صفحہ ۳۱۲۔ ایڈیشن چہارم